نکاح اور اس کے فوائد و ثمرات

محمد ارشد
ریسرچ اسکالر: شعبہ اصول الدین، جامعہ کراچی

اسلام دین فطرت ہے اسی لئے اس کے سارے احکامات اور تمام تر تعلیمات کا خلاصہ اور جملہ قوانین وضوابط انسانی زندگی کے عین مطابق ہی نہیں بلکہ انسانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے واحد صورت ہی یہی ہے کہ انسان اپنے خالق و مالک کی رضا کے مطابق دنیا میں ایسی زندگی گزارے جس میں شرم وحیا کے ساتھ ساتھ دیگر لوازمات بھی ہوں جس سے کسی بھی انسان کی زندگی بہترین خطوط کے مطابق اور خالق کے حکم کے تابع گزر سکتی ہو انسان چونکہ مدنی الطبع واقع ہوا ہے یعنی مل جل کر زندگی بسر کرنا اس کی فطرت میں داخل ہے۔ لہٰذا مختصراً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسی خاصیت اور خصوصیت کے تحت ہی عائلی زندگی کی بنیاد پڑتی ہے، لہٰذا خاندان، گھر یا کنبہ کی بنیاد رکھتے وقت مرد وعورت کو بنیادی اکائی کے رشتے سے تعبیر کیا جاسکتا ہے یعنی میاں بیوی ہی دراصل زندگی کے دو بنیادی کردار ہیں جنہیں گاڑی کے دو پہیوں سے تشبیہ دی جاتی ہے۔

فطری بات یہ ہے کہ مرد کو شریک حیات کے لئے ایک مثالی، معیاری اور بلند کردار جیسی خوبیوں سے مزین رفیق سفر کی تلاش ہوتی ہے۔ اس فطری داعیہ اور تقاضے کی تسکین اور تکمیل کے لئے اسلام نے جہاں مرد کو اس بہترین معیار سے واقف کرایا ہے جو اس کے لئے معیاری رفیق حیات کی تلاش وجستجو میں معاون ورہنما کا کردار ادا کرتا ہے لہٰذا اسلام نے عورتوں کی جن خوبیوں اور صفات عالیہ کا تذکرہ قرآن وحدیث کی زبان میں کیا ہے بلاشبہ اس سے خواتین کی رفعت وعظمت کو چار چاند لگ گئے ہیں یہ سارے فوائد اسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں جب شرعی تقاضوں کے مطابق کوئی شخص نکاح جیسے مقدس بندھن میں بندھ جائے اور جانوروں کی طرح جنسی خواہش کو ناجائز طریقے سے پورا نہ کرے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

" وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم وامائکم " (۱)

''اور تم میں جو بے نکاح ہوں ان کا نکاح کر دیا کرو اور تمہارے غلام اور لونڈیاں جو اس لائق ہوں ان کا بھی''

کیونکہ نکاح کے بغیر اگر کوئی بھی مرد یا عورت کسی غیر عورت یا مرد سے جنسی تعلق رکھے گا تو اسلام کی نظر میں ایسا فعل ناجائز اور حرام ہے جسے قرآن نے" زنا کاری " قرار دیا ہے۔اور اس سے بچنے کی سخت ترین الفاظ میں ہدایت فرمائی ہے۔ارشاد ربانی ہے

" ولا تقربوا الزنیٰ انه كان فاحشةً وساء سبيلاً " (۲)

''اور زنا کے پاس ہو کر بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی برا چلن ہے''

اسلام میں نکاح کے علاوہ کوئی اور صورت ہے ہی نہیں کہ ایک مرد اور ایک عورت تنہا زندگی گزاریں اور اپنی جنسی خواہشات کو اپنی مرضی کے مطابق ناجائز طریقے سے پورا کریں جب مرد اور عورت میں نکاح کے ذریعے میاں بیوی کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے تو ایک خاندان کی بنیاد پڑتی ہے لہذا انسان کی بنیادی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالی نے اس نوزائدہ ادارے یعنی اس خاندان کو مرد کی نگرانی میں دے کر اس کو ذمے دار اور نگران اعلی بنایا ہے اور محافظت کی ذمے داری بھی اسی کے کاندھے پر ڈالی ہے۔ارشاد ربانی ہے

" الرجالون قوامون على النساء" (۳)

''یعنی مرد کو عورت پر فضیلت دی گئی ہے''

اس دی جانے والی فضیلت میں مرد کی اپنی کوئی بڑائی یا خوبی نہیں ہے بلکہ فطری طور پر اللہ تعالی نے مرد کے اندر تخلیقی مادہ،نگرانی اور حفاظت کی صلاحیت ودیعت کی ہے یہی وجہ ہے کہ مرد میں عقل و سمجھ، بردباری، صبر و تحمل، فہم و بصیرت اور معاملہ فہمی عورت کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے کیونکہ اس میں بیرونی دباؤ، خارجی حالات اور اس کے تقاضوں کو بآسانی سمجھنے اور پرکھنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ بہر حال مغربی معاشرے کی بے راہ روی اور میڈیا کی یلغار نے مسلم معاشروں میں عورت کی آزادی کے نام پر جو طوفان بدتمیزی اٹھایا ہے مسلم معاشرے بھی اس سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔

اور خاندانی نظام کے ہوتے ہوئے عورت میں بری طرح سے بے چینی اضطراب اور تلخی پیدا ہو رہی ہے اور مسلم عورت مغرب سے متاثر ہو رہی ہے حالانکہ اسلام نے عورت کو جو حقوق دیئے ہیں مغربی معاشرہ اس کے تصور سے بھی کوسوں دور ہے وہاں کی عورتیں اپنے جسموں کی نمائش کو آزادی اور غیر مرد کے ساتھ راتیں گزارنے اور کلبوں میں ڈانس کو نسوانی ترقی کا معیار و مدار سمجھ بیٹھی ہیں، حالانکہ مرد نے اپنی چرب زبانی اور تکمیل خواہش کے لئے آزادی کا جھانسہ دے کر اور ترقی کے نام پر وہاں کی عورت کی عزت و ناموس کو تار تار کر کے رکھ دیا ہے۔مغربی معاشرہ نکاح اور اس کی خیر و برکات سے ناواقفیت کی بناء پر نظریں چرا رہا ہے اور عورتوں کو بچوں کی پیدائش اور گھر داری کے حوالے سے ان پر انجانا خوف طاری

کر کے ان سے چادر اور چار دیواری کے تقدس کو چھین لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے

" وعن ابن عباسؓ قال قال رسول الله ﷺ لم تر للمتحا بين مثل النكاح "(۴)

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ محبت کرنے والوں کے لئے نکاح سے بڑھ کر تم نے کوئی چیز نہیں دیکھی''

تشریح میں مفتی محمد عاشق الٰہی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں محبت کی ادائیں بھی ہیں بعض کی فضائیں بھی ہیں۔ ان کے اسباب مختلف ہوتے ہیں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ محبت کا جوڑ لگانے والی چیزوں میں نکاح کا جوڑ سب سے زیادہ مضبوط اور محبت کے بڑھانے اور باقی رکھنے میں اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں، کسی خاندان کا مرد، کسی خاندان کی عورت، ایک عربی، دوسرا عجمی، ایک ایشیائی، دوسرا افریقی جب شرعی نکاح ہو جاتا ہے تو دونوں ایک دوسرے پر نثار ہوتے ہیں۔ اور الفت و محبت وہ رنگ لاتی ہے کہ عمر بھر ساتھ نہیں چھوٹتا، نکاح کے علاوہ بھی بعض مرد و عورت نفسانیت کے لئے نام نہاد محبت کر لیتے ہیں۔ مگر یہ محبت نہیں ہوتی بلکہ نفس کی مطلب برآری کے لئے ایک جوڑ (تعلق) ہوتا ہے جس کا نام محبت رکھ دیا جاتا ہے جب مطلب نکل جاتا ہے یا مقصد میں ناکامی ہو جاتی ہے تو پھر یہ کہاں اور وہ کہاں؟ کیسی محبت اور کیسی الفت سب بھاڑ میں ڈال دی جاتی ہے، مگر نکاح کے ذریعے جو تعلق پیدا ہوتا ہے وہ وقتی نہیں ہوتا بلکہ زندگی بھر نبھانے کی نیت سے ایجاب وقبول ہوتا ہے۔ نکاح کے ذریعہ مرد کی حیثیت بڑھ جاتی ہے وہ آل واولاد اور گھر بار والا ہو جاتا ہے لوگ اُسے بھاری بھرکم آدمی سمجھتے ہیں عورت بھی گھر کی مالکہ بن جاتی ہے اور عورت و مرد دونوں زندگی بھر کے لئے ایک دوسرے کے ہمدرد اور دکھ، سکھ کے ساتھی اور آرام و تکلیف کے شریک ہو جاتے ہیں۔ (۵)

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ معاہدہ نکاح کوئی عام یا معمولی معاہدہ نہیں بلکہ یہ ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں مرد کی حیثیت شریک غالب اور عورت کی حیثیت شریک مغلوب کی سی ہوتی ہے اور اسکی سند قرآن مجید کی اس آیت ''وللرجال عليهن درجة ''(۶) کے اندر موجود ہے۔ وہ لوگ جو اسلام کی تعلیمات پر زندگی گزارتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے لئے آسانیاں اور کشائش پیدا کرتا ہے۔ نکاح کے حوالے سے اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو بشارت دیتا ہے ارشاد الٰہی ہے:

" ان يكونو فقرآء يغنيهم الله من فضله و الله واسع عليم " (۷)

''اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کو غنی کر دے گا، اور اللہ کشائش والا ہے''

مولانا روح اللہ ایسے لوگوں کی ذہنیت اجاگر کرتے ہوئے اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ صرف عقلی مشوروں پر جینے والے جن اوہام اور وساوس میں تہہ و بالا ہوتے رہتے ہیں۔ وہی اکثر سوچتے ہیں کہ شادی کیسے کریں افلاس نے گھر

میں ڈیرہ ڈال رکھا ہے، بیوی اور پھر بال بچوں کی خوراک و پوشاک کا کیا نظم ہوگا، اس قسم کی تنگ خیالیوں کے معاملہ میں حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے دلاسا اور تسلی دی گئی ہے کہ اس مسئلہ کو اتنا پریشان کن نہ بناؤ رزق کا معاملہ تو میرے ہاتھ میں ہے۔(۸) الغرض نکاح وہ پاکیزہ بندھن اور متبرک معاہدہ ہے جس سے انسان ذہنی یکسوئی، محبت وعفت، سکون قلب، بقائے نسل اور سسرال والا بنایا گیا ہے۔ارشاد ربانی ہے

" وهو الذی خلق من الماء بشراً فجعلهٔ نسباً و صهراً" (۹)

''اللہ وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا پھر اُسے نسب اور سسرال والا بنایا''

نکاح جس کے متعلق سرکار دو عالم ﷺ نے اپنی سنت ''النکاح من سنتی'' کہہ کر ایسے اہتمام والتزام کے ساتھ اپنانے کی تاکید فرمائی ہے۔ جہاں اس کے اور بہت سے فضائل قرآن وحدیث میں وارد ہوئے ہیں وہیں پر اس کے کہیں اور فائدے بھی ہیں جن کا مختصر تذکرہ یہاں بیان کرنا فائدے سے خالی نہ ہوگا۔

تحفظ عفت وعصمت

بہر حال قرآن حکیم کے علاوہ بھی احادیث مبارکہ کا بڑا ذخیرہ نکاح اور اُس سے حاصل ہونے والے فوائد و ثمرات سے متعلق ہے۔ جس میں شادی کی اہمیت کو اجاگر کر کے نوجوان مرد وعوت کو اُس کی ترغیب دے کر ذہن سازی کی گئی ہے۔عفت و پرہیز گاری انسانی خاصہ، گوہر نایاب اور قیمتی جوہر ہے جو شادی ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

" ولیستعفف الذین لا یجدون نکاحاً حتّٰی یغنیهم الله من فضله "(۱۰)

''اور جو شادی کا سامان نہیں کر پاتے اپنے تائیں بچائے رکھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتا ہے''

" هن لباس لکم و انتم لباس لهن " (۱۱)

''یعنی عورتیں تمہارے لئے لباس ہیں اور تم عورتوں کے لئے لباس ہو''

بخاری شریف کے حوالے سے پروفیسر غلام رسول اپنی کتاب میں رقم طراز ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''من استطاع منکم البائة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفروج و من یستطع فعلیه بالصوم فانه و جاء''

''جو کوئی تم میں نکاح کی طاقت رکھتا ہو تو چاہئے کہ نکاح کر کیونکہ نکاح آنکھوں کو نیچے رکھنے

اور شرمگاہوں کی حفاظت کا ذریعہ ہے اور جو کوئی نکاح کی قدرت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے کہ روزہ شہوت کا زور توڑ دیتا ہے"(۱۲)

درج بالا حدیث اور قرآنی آیات سے پتہ چلتا ہے کہ نکاح محض شہوت کا زور توڑنے اور جنسی لطف اندوزی کا نام نہیں اس سے جہاں پاکیزگی نفس اور پاکیزگی نظر کا حصول ممکن ہوتا ہے وہیں پر میاں بیوی کا جنسی ملاپ اللہ کی رضا کا سبب بنتا ہے۔

نکاح کا ایک فائدہ قلبی و روحانی سکون کا بہترین ذریعہ ہے کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کے پاس مال و دولت اور دنیاوی جاہ وحشمت ہونے کے باوجود سکون نام کی کوئی شے اُن کی زندگی میں نہیں ہے غیر شرعی جنسی ملاپ سے لوگوں کی زندگی سے سکون وچین اٹھ گیا ہے۔ کئی قسم کی بیماریوں نے انہیں گھیر رکھا ہے اور ایسے لوگ ذہنی وجسمانی سکون کے لئے گناہ کے راستے کا ارتکاب کر کے اللہ کی ناراضگی اور اُس کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں حالانکہ اگر یہ لوگ قرآن سے رہنمائی لینے کی کوشش کرتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ ان مسائل کا علاج احکام خداوندی پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔ اُس سے بغاوت میں نہیں۔ ارشاد ربانی ہے

"هو الذى خلقكم من نفس واحدة وجعل منها زوجها ليسكن اليها "(۱۳)

"وہی اللہ ہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی سے اُس کا جوڑا بنایا تا کہ وہ اُس سے سکون حاصل کرے"

حافظ افروغ احسن اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ انسانی فطرت اور انسانی معاشرت کے یہ مطالبے اور تقاضے اُسی صورت میں پورے ہو سکتے ہیں جب نکاح کے بندھن میں بندھنے والے مرد و عورت باہمی خیر خواہی و خیر سگالی کے جذبات سے سرشار ہوں اور ایک دوسرے کے لئے قوت وطاقت اور فرحت وسکون اور سکینت کا ذریعہ ہوں ایک دوسرے کی روحانی اخلاق معاشرتی اور تہذیبی ارتقاء میں ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔ غمی اور خوشی میں ایک دوسرے کے شریک ہوں۔(۱۴)

ذریعۂ محبت والفت

نکاح کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ آپس میں محبت اور الفت بڑھتی ہے جس سے پاکیزہ خیالات جنم لیتے ہیں شوہر اور بیوی کی یہ محبت ایسی پاکیزہ ہوتی ہے کہ اس سے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ گھریلو ماحول پر اُسکے خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں اور لوگوں سے ڈرنے، چھپنے اور ضمیر کی طرف سے ملامت کا خوف نہیں ہوتا۔ جب کہ یہی جذبات اگر بغیر نکاح کے کسی مرد و عورت میں پائے جائیں تو اسلامی معاشرے میں ایسے لوگ مجرم تصور کیے جاتے

ہیں اور اُن کے کردار کی سچائی کی گواہی کوئی نہیں دیتا۔اور اس قسم کی آزادی صرف مغربی معاشروں میں تو ہوسکتی ہے۔ جہاں مادر پدر آزادی ہے اور بالغ مرد و عورت باہمی رضامندی سے سب کچھ کر سکتے ہیں مگر ایسے لوگ صرف اپنا مطلب نکالتے ہیں اور چلتے بنتے ہیں ایسے لوگ میاں بیوی والے باہمی محبت و الفت کے تصور سے عاری ہوتے ہیں جبکہ نکاح کی فضیلت بیان کرتے ہوئے قرآن یوں کہتا ہے کہ

" و من ایٰته ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیها و جعل بینکم مودّة و رحمة"(۱۵)

''اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ اُس نے تمہارے نفسوں سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم اُن سے سکون پاؤ (اُس نے) تمہارے درمیان محبت اور رحم پیدا کیا''

مفتی محمد عاشق الٰہیؒ رقم طراز ہیں کہ اگر کوئی شخص مرد ہو یا عورت دین دار ہے۔ یعنی صاحب خلق عظیم خاتم النبیین ﷺ کا متبع ہے آپ ﷺ کے اخلاق کا پیرو ہے تو وہ باکمال انسان ہے وہ انسانیت کے شرف سے مالا مال ہے اس کا نفس مہذب ہے وہ اُنس و الفت کا مجسمہ ہے اور محبت و اخوت کا پتلا ہے دوسروں کی خاطر تکالیف برداشت کرسکتا ہے احباب و اصحاب سے نبھاہ کرنے کا خوگر ہے اُس سے جو قریب ہوگا وہ خوش رہے گا اُس کی الفت و محبت سفر کے ساتھیوں کو اور گھر کے افراد اور پڑوسیوں کو گرویدہ کرے گی اگر ایسے شخص سے کسی عورت کا نکاح ہوگیا تو عورت اُس کے اخلاق حسنہ اور اعمال صالحہ کی وجہ سے زندگی بھر خوش رہے گی۔(۱۶)

بقائے نسل

نکاح کا ایک بڑا فائدہ انسانی نسل کی بقاء اور اُس کا تحفظ ہے کیونکہ نکاح کے بغیر نسل اور نسب کا تحفظ ممکن ہی نہیں۔ ذرا غور کریں ایک عورت کے کئی مردوں کے ساتھ جنسی تعلقات ہوں گے تو پیدا ہونے والی اولاد کی کس مرد کی طرف نسبت کی جائے گی، اس لئے طلاق اور شوہر کی وفات کے بعد ''عدت'' کو عورت کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس عدت کا مقصد صرف اور صرف نسل اور نسب کا تحفظ ہوتا ہے۔ مولانا محمد روح اللہ نقشبندی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں'' جو عورتیں کئی مردوں کی تسکین کا سامان بنتی ہے اُن کا اپنا گوہر عفت و عصمت تو برباد ہوتا ہی ہے مگر ساتھ ساتھ وہ اتنی جنسی بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہیں کہ خانگی زندگی کے قابل نہیں رہتی، اولاد کی نعمت سے تو وہ مستقل طور پر محروم ہو جاتی ہیں اور اگر اولاد ہو بھی جائے تو اس سے بہت سے معاشرتی مسائل بھی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً یہ بچہ کس کا ہے کون اس بچے کا باپ ہے؟ اس بچے کو کس کی طرف منسوب کیا جائے؟ کون اس کی کفالت کرے گا؟ اس کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری کون لے گا؟ وہ کس کا وارث ہے؟ یہ اور اس قسم کے دیگر بے شمار سوالات ہیں جن کا جواب دیا ہی نہیں جاسکتا ہے۔(۱۷)